

117167 - بیوی کو دو طلاقیں دیں اور بعد میں بیوی نے خلع لے لیا کیا دوبارہ عقد نکاح ہو سکتا ہے ؟

سوال

ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا ہے کیا خلع کے بعد خاوند کے واپس جانے کے لیے کوئی شرط ہیں ؟ اور اگر اس عورت کو خاوند نے دو طلاقیں دے رکھی تھی اور بعد میں بیوی نے خلع حاصل کر لیا ہو تو ان کا آپس میں دوبارہ نکاح ہونے کے لیے کیا شرط ہونگی ؟ کیا وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور پھر اس سے طلاق لے کر پہلے خاوند سے نکاح کرے، یا کہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنا ہی کافی ہو گا ؟

پسنیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جب خلع طلاق کے الفاظ سے نہ ہو اور نہ ہی اس سے طلاق کی نیت کی گئی ہو تو اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں یہ فسخ نکاح ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم مذہب میں ایک قول یہی ہے، اور حنابلہ کے کا مسلک یہی ہے، جب یہ فسخ نکاح ہوگا تو اس کے نتیجہ میں اسے طلاق میں شمار نہیں کیا جائیگا، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں اور بعد میں بیوی نے خلع حاصل کر لیا تو اسے نئے نکاح کے ساتھ رجوع کا حق حاصل ہے، اس کی مثال یہ ہے:

خاوند بیوی کو کہے: میں نے اپنی بیوی سے اتنے مال میں خلع کیا، یا پھر اتنے مال میں اس کا نکاح فسخ کیا.

لیکن اگر خلع طلاق کے الفاظ میں ہو مثلا خاوند کہے: میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض میں طلاق دی تو جمہور اہل علم کے قول میں یہ طلاق شمار ہوگی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (19 / 237).

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ بھی فسخ نکاح ہے، اور اگرچہ طلاق کے الفاظ میں بھی ہو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے قدیم اصحاب سے بیان کیا گیا ہے.

دیکھیں: الانصاف (8 / 393) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہیے صریح طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرة (229) .

یعنی دونوں بار یا تو آپ روك لیں یا پھر چھوڑ دیں معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے .

اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو اس لیے اگر ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں البقرة (229) .

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہو گی پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

اور پھر اگر اس کو تیسری بار طلاق دے دی تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرة (230) .

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالیٰ: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " یہ چوتھی طلاق ہوگی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالیٰ: اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو " اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے "

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے: ہر وہ تفریق جس میں عوض و معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 467 - 470) .

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلاً خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی مروی ہے:

پر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا۔

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی۔

لیکن جو علماء خلع کو فسخ نکاح شمار کرتے ہیں چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتیٰ کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی۔

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450)۔

اس قول کی بنا پر جس بیوی نے خاوند سے خلع حاصل کیا ہے اس کے خاوند کے لیے اس سے نیا نکاح کرنا جائز ہے، کیونکہ خلع طلاق شمار نہیں ہوتا۔

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو اس کے لیے وہ عورت اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت نہ کر لے اور اگر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو وہ اپنے پہلے خاوند سے نیا نکاح کر سکتی ہے۔

اور حکم پر حیلہ سازی کرنا جائز نہیں وہ اس طرح کہ عورت کسی شخص سے صوری نکاح کر لے اور پھر اس سے طلاق حاصل کرے تا کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو، اسے حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام ہے۔

اور اسی طرح اس خاوند کے ساتھ اس پر بھی اتفاق کرنا جائز نہیں کہ جب وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے تو وہ اسے طلاق دے دے، کیونکہ اسے نکاح حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

اس کی تفصیل سوال نمبر (109245) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .